نگاہ اولین

المملكة العربية السعودية

دور حاضر کی واحد مثالی اسلامی اور فلاحی ریاست

بقلم: مدیر تحریر

سعودی خاندان کی تاریخ مسلسل جدوجہد اور تائید حق وصداقت کی بہادرانہ مساعی سے بھرپور ہے۔ سلطان عبدالعزیز بن امیر عبدالرحمٰن نہایت شجاعت پیشہ اور عظیم الشان اسلامی ثقافتی تہذیب و روایت کے حامل تھے۔

سعودی خاندان کے تیسرے دور کی ابتدا 1902 میں شاہ عبدالعزیز کے عہد امارت سے ہوئی، جسے موجودہ دور حکومت کا نقطۂ آغاز قرار دیا جاتا ہے۔ اس مرد مجاہد نے بے سروسامان کے عالم میں توکل علی اللہ کی قوت کے سارے کمال جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے 1925 میں پورے حجاز کو فتح کر کے ظالم حکمران شریف حسین کو نکال باہر کر دیا۔ اس طرح حرمین شریفین کی خدمت کا اعزاز انہیں حاصل ہو گیا، اور وہ بین الاقوامی حیثیت کے بہت بڑے حکمران بن گئے، اور پوری مملکت میں بھرپور انداز میں اسلامی و فلاحی نظام رائج کر دیا۔

سابقہ حکومت کے دور میں بدامنی پھیلی ہوئی تھی، اور حجاج کرام کے قافلے بھی راہزنوں کے ہاتھوں ہمیشہ قتل وغارت اور لوٹ مار کے خطرات میں گھرے رہتے تھے۔

سلطان عبدالعزیز نے نہایت اخلاص اور بے حد محنت سے ایسے اسلامی نظام حکومت کی طرح ڈالی کہ لوٹ کھسوٹ اور بدامنی کا قطعی خاتمہ ہو گیا۔

شاہ عبدالعزیزؒ کے بعد آنے والے سبھی حکمران خالص اسلامی فکر کے حامل تھے، انہوں نے اپنے اپنے زمانے میں دین حنیف، اور عالم اسلام کی بے حد خدمات سرانجام دیں۔

اب خادم حرمین شریفین فہد بن عبدالعزیز حفظہ اللہ اور ولی عہد شہزادہ عبداللہ بن عبدالعزیز حفظہ اللہ کا دور حکمرانی ہے، جو ہر اعتبار سے ارتقاء کا ضامن ہے۔ نظام عدل وانصاف پر مبنی حکمرانی کی بدولت پوری مملکت امن وآشتی کا گہوارہ ہے۔ اسلامی حدود وتعزیرات کی روشنی میں مجرموں کو بروقت سزا ملنے کی برکت سے جرائم کی نسبت نہ ہونے کے برابر ہے، بلکہ آج کی پوری خونچکاں دنیا کے لئے امن وسکون کا زندہ نمونہ پیش کر رہا ہے۔

اسلامی نظام کی برکت اور اللہ کے فضل و کرم سے آج بھی سعودی عرب اسی امن و سکون کا گہوارہ ہے۔ اور **أصلها ثابت وفرعها في السماء** کا سماں بندھا ہوا ہے۔ جس سے وہاں کے عوام بھی انتہائی خوش ہیں اور دوسرے ملکوں سے روابط و مراسم بھی بہت مستحکم ہیں۔

مگر کیا کیا جائے ان شیطان صفت نام نہاد عالمی حقوق انسانی جیسی تنظیموں کا، جنہیں اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا، دوسرے کی آنکھ کا تنکا بہت کھٹکتا ہے۔ ڈاکوؤں، راہزنوں، قاتلوں اور منشیات فروشوں کو اسلامی شریعت کے مطابق بروقت سزا دیکر جرائم کو جڑ سے اکھاڑنے کی کوشش کو بھی انسانی حقوق کی خلاف ورزی سے تعبیر کیا جارہا ہے، اور سعودی حکومت کی تنقید کی جارہی ہے۔ گویا ان تنظیموں کے پاس ہر قسم کے سنگین جرائم کا ارتکاب انسان کا حق ہے اور مظلوم کی دادرسی کی کوئی حیثیت نہیں، ظالم کو قرار واقعی سزا دینا بھی جرم ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آج خاص طور پر عالم جمہوریت کے چودھری امریکہ سمیت مغربی ملکوں کا معاشرہ بری طرح زوال پذیر ہے۔ دن دھاڑے لوٹ کھسوٹ اور قتل و غارتگری روز روز کا معمول ہے۔ عصمت دری اور ہم جنس پرستی کا قانون پاس کیا جارہا ہے۔ ان ملکوں میں اب انسان اور حیوان ایک صف میں کھڑے ہیں۔ پھر بھی انہیں اصرار ہے کہ ہم ہی روشن خیال ہیں، ساری دنیا کو ہم سے تہذیب و تمدن اور حقوق انسانی کی پاسداری سیکھنی چاہئے۔ **یا للعجب**!

یہ تنظیمیں جو ان ملکوں کے روپے پیسے کے زور پر چلتی ہیں، انہی ملکوں کیلئے جاسوسی بھی کرتی ہیں، اور ان کے غیر انسانی افکار کا پرچار بھی۔ اب یہ "حقوق انسانی" کے لبادے میں سعودی عرب جیسی اسلامی و فلاحی مملکت کہ حرمین شریفین کی وجہ سے تمام اسلامی ممالک کے دل ان کے ساتھ دھڑکتے ہیں، جہاں خالص اسلامی نظام کی حکمرانی ہے، وہاں اسلامی طرز حیات اور اس کے بابرکت شعائر کو غیر مؤثر کرنا چاہتے ہیں۔ میڈیا پر کنٹرول ہونے کے ناتے معمولی معمولی باتوں کو مرچ مسالہ لگاکر دردناک اور وحشت ناک انداز میں پیش کیا جاتا ہے، جبکہ اپنے ہاں اٹھنے والے طوفانوں اور سیلابوں کا ذکر ہی نہیں کرتے، یا بالکل بے اثر کرکے پیش کیا جاتا ہے۔ جبکہ یہ ممالک خود ان سیلابوں میں غرق ہونے والے ہیں۔ بہر حال جب تک ہمارے حکمرانوں کے ارادے پکے ہوں اور اسلامی طرز حیات کو حرز جان بنائے رکھیں، یہ غوغائے رقیبان ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا، اور سارے بداندیش اصحاب فیل کی طرح ﴿**كعصف مأكول**﴾ ہو جائیں گے۔ ان شاء اللہ۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اس عظیم اسلامی و فلاحی اور خیر و برکت سے بھرپور مملکت کو سدا قائم رکھے، آمین۔